نماز کے لئے کس وقت کھڑے ہوں

عبید غوث وخواجہ، رضا وکل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند
موبائل نمبر : ← 7860520899

محمد ثانی عرف جمال الدین رضوی گورکھپوری

بدر ملت اکیڈمی نارائن نگر گھاٹ کوپر ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ

نماز کے لیے کس وقت کھڑے ہوں؟

از

شہزادۂ بدر ملت
محمد ثانی عرف جمال الدین صدیقی رضوی، گورکھپوری

حسب فرمائش

عالی جناب سیٹھ عزیز احمد فرنیچر والے
الہاس نگر نمبر ۳، ضلع تھانہ

ناشر

بدر ملت اکیڈمی نارائن نگر گھاٹ کوپر، ممبئی

نام کتاب: .... نماز کے لیے کس وقت کھڑے ہوں

مرتب: .... محمد ثانی عرف جمال الدین صدیقی

تصحیح: .... مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی

.... استاذ و مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو

کمپوزنگ: .... یزدانی کمپیوٹر سینٹرز د مدرسہ شمس العلوم گھوسی

اشاعت: .... باراول

صفحات: ۴۷

قیمت: .... ۱۶؍روپے

ملنے کے پتے

(۱) مولانا جمال الدین صدیقی (موبائل:9869310093)

(۲) برکاتیہ مسجد الہاس نگر نمبر۳، ضلع تھانہ (M.34006020)

(۳) غوثیہ مسجد نارائن نگر گھاٹ کوپر ممبئی (فون:۲۵۱۳۷۹۵۳)

(۴) محمد ابوالحسن قادری جامعہ امجدیہ گھوسی (M.9415518384)

بتعاون

عالیجناب محمد نسیم صاحب
محترمہ ساجدہ بیگم
شاہ گنج فیض آباد (یوپی)
جناب محترم محمد عارف صاحب
جناب محترم محمد فاروق صاحب
گونڈی (ممبئی)

برائے ایصال ثواب

مرحوم محمد یٰسین صاحب
مرحومہ خاتون بی

انتساب

والد ماجد حضور اجود الفضلا، بدر العلما، حضرت علامہ
مفتی الشاہ بدرالدین احمد قادری رضوی صدیقی خلیفۂ اجل
شہزادۂ اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ حضور مفتی اعظم علامہ شاہ مصطفےٰ
رضا قادری علیہما الرحمۃ والرضوان

کے نام اپنی اس حقیر کاوش کو منسوب کرنے کی سعادت حاصل
کررہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے
حضور مفتی اعظم قدس سرہ
محمد ثانی عرف جمال الدین صدیقی، قادری، رضوی
گھورکھپوری

۷۸۶/۹۲

تقریظ جمیل

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ابوالحسن صاحب مصباحی
مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی مئو

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم واٰله الفخیم

زیر نظر رسالہ "نماز کے لیے کس وقت کھڑے ہوں" ایک گراں قدر، تحقیقی، تدقیقی رسالہ ہے، مصنف شہزادۂ بدرالعلما اجود المتکلمین حضرت مولانا جمال الدین قادری دام ظلہ العالی ہیں اس رسالہ میں مصنف نے تکبیر کے وقت امام ومقتدی کے محراب کے پاس موجود ہونے، نہ ہونے کے اعتبار سے مسئلے کی جملہ صورتوں کا کامل احاطہ کیا ہے پھر ہر صورت کو حقائق وشواہد کی روشنی میں مثل سورج روشن کر دیا ہے۔ آخرکار یہ واضح کر کے حق تحقیق ادا کیا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام حنبل، امام شافعی علیہم الرحمۃ والرضوان میں سے کسی کا کسی صورت میں یہ مسلک نہیں کہ امام ومقتدی آغاز تکبیر ہی میں کھڑے ہو جائیں بلکہ شروع اقامت میں ہی کھڑا ہو جانا بدعت سیئہ ہے جس سے مثل آفتاب ثابت ہو جاتا ہے کہ اہل سنت وجماعت کے علما اور عوام پر بدعتی ہونے کا الزام رکھنے والے وہابی دیوبندی ابتدائے اقامت میں کھڑے ہو کر خود بدعت سیئہ شنیعہ کے مرتکب ہیں، اعاذنا اللہ تعالیٰ منہم ومن شرورہم درحقیقت یہ رسالہ ایک استفتا کا مفصل جواب ہے جو کامل رسالہ کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ مولائے کریم رسالہ ہذا اور مصنف کو افاضۂ عوام کا ذریعہ بنائے۔ آمین

بجاه حبیبه سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیه وعلیٰ اٰله وصحبه اجمعین

محمد ابوالحسن قادری مصباحی غفرلہ

۲۸/۶/۲۵ھ/۱۵/۸/۰۴ء

خادم جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا جمال الدین صدیقی صاحب قبلہ

السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ اقامت کے شروع میں امام اور مقتدیوں کو کھڑا ہو جانا چاہئے بیٹھا رہنا خلاف سنت ہے۔ اسی لیے مسجد حرام، مسجد نبوی اور دسری مسجدوں میں اقامت کے شروع ہوتے ہی امام اور مقتدی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسلام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے پھیلا ہے۔ اگر اقامت کے شروع میں کھڑا ہونا ضروری نہ ہوتا تو ان مذکورہ مسجدوں میں اقامت کے شروع ہوتے ہی کھڑے نہ ہوتے۔

لیکن بکر کہتا ہے کہ اقامت کے شروع ہوتے ہی کھڑا ہونا خلاف سنت ہے بلکہ مؤذن جب ''حی علی الفلاح'' پر پہنچے تب امام اور مقتدی کھڑے ہوں، یہی تمام فقہ وتفسیر کی کتابوں سے ثابت ہے، رہی یہ بات کہ حرمین شریفین میں شروع اقامت ہی سے امام اور مقتدی کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ کوئی دلیل نہیں ہے وہاں کا امام نجدی ہے حکومت بھی نجدی کی ہے۔ اہل حکومت اپنا قانون چلاتے ہیں ورنہ فقہ کی کتابوں سے تو یہی ثابت ہے کہ ''حیّ علی الصلوۃ'' اور ''حیّ علی الفلاح'' پر کھڑا ہو۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید اور بکر دونوں میں کون حق پر ہے فقہ اور اقوال ائمہ کی روشنی میں مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ بینوا وتوجروا

المستفتی: غلام محمد رضوی مسفلہ مکہ مکرمہ

۲۰؍اپریل ۱۹۹۸ء

الجواب بعون الملک الوہاب

بکر حق پر ہے، کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے یہاں تک علمائے کرام حکم فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں آئے اور تکبیر ہو رہی ہو تو آنے والا بیٹھ جائے اور جب مکبر ''حی علی الفلاح'' پر پہنچے تو اس وقت کھڑا ہو، اس مسئلہ کی متعدد صورتیں ہیں اور سب کا حکم جدا جدا ہے اس لیے بالتفصیل بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

فاقول وباللہ التوفیق (پہلی صورت):

امام محراب کے قریب مسجد میں موجود ہے اور مقتدی بھی موجود ہیں، تکبیر شروع ہو چکی، بعض مقتدی مسجد میں اس وقت داخل ہوئے تو ان کو حکم ہے کہ بیٹھ جائیں اور جب مکبر "حی علی الفلاح" پر پہنچے تب کھڑے ہوں اس لیے کہ کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے۔

(۱) فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص۵۳ میں مضمرات سے ہے:

اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ عِنْدَ الْاِقَامَةِ يُكْرَهُ لَهُ الْاِنْتِظَارُ قَائِمًا وَلٰكِنْ يَّقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ اِذَا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ قَوْلَهُ "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ"

اگر کوئی شخص تکبیر کے وقت آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اور جب مکبر حی علی الفلاح پر پہنچے تو اس وقت کھڑا ہو۔

(۲) شیخ علاء الدین محمد ابن علی حصکفی درمختار میں فرماتے ہیں:

دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيْمُ قَعَدَ اِلٰى قِيَامِ الْاِمَامِ فِيْ مُصَلَّاهُ.

یعنی ایک شخص مسجد میں ایسے وقت آیا کہ مکبر تکبیر کہہ رہا ہے تو وہ بیٹھ جائے جب تک امام اپنے مصلی پر کھڑا نہ ہو یہ بھی کھڑا نہ ہو۔

اسی عبارت کے تحت شامی جلد اول ص ۲۶۸ میں ہے۔

(۳) يُكْرَهُ لَهُ الْإِنْتِظَارُ قَائِمًا وَّلٰكِنْ يَّقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ اِذَا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔

یعنی اس لیے کہ کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے پھر جب مؤذن ''حی علی الفلاح'' کہے تو اٹھے۔

(۴) صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی علیہ الرحمہ بہار شریعت حصہ سوم ص ۳۵ میں فرماتے ہیں۔ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے جب ''حی علی الفلاح'' پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو، یونہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اس وقت اٹھیں جب مکبر ''حی علی الفلاح'' پر پہنچے یہی حکم امام کے لیے ہے (عالمگیری) آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلّٰی پر کھڑا نہ ہو اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی یہ خلاف سنت ہے۔

(۵) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں:

فقہاء گفتہ اند مذہب آنست کہ نزد ''حی علی الصلوۃ'' باید برخاست۔

یعنی فقہائے کرام نے فرمایا مذہب یہ ہے کہ ''حی علی الصلوۃ'' کے

وقت اٹھنا چاہیے۔

(۶) علامہ سید احمد اپنی مشہور کتاب طحطاوی علی مراقی الفلاح مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۱۵۱ میں تحریر فرماتے ہیں:

اِذَا اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِیْ الْاِقَامَةِ وَدَخَلَ رَجُلٌ نِ الْمَسْجِدَ فَاِنَّهٗ یَقْعُدُ وَلَا یَنْتَظِرُ قَائِمًا فَاِنَّهٗ مَكْرُوْهٌ كَمَا فِیْ الْمُضْمِرَاتِ قهستانی وَیُفْهَمُ مِنْهُ كَرَاهَةُ الْقِیَامِ اِبْتِدَاءَ الْاِقَامَةِ وَالنَّاسُ عَنْهُ غَافِلُوْنَ.

جب مؤذن نے تکبیر شروع کی اور ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو وہ بیٹھ جائے اور کھڑے ہو کر انتظار نہ کرے کیونکہ یہ مکروہ ہے جیسا کہ مضمرات قہستانی میں ہے۔ تو اس سے سمجھا گیا کہ شروع تکبیر سے کھڑا ہو جانا مکروہ ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔

(۷) مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ جلد اول ص ۱۳۶ میں لکھتے ہیں:

اذا دخل المسجد یکرہ له انتظار الصلوة قائما بل یجلس موضعا ثم یقوم عند حی علی الفلاح

یعنی جو شخص مسجد میں داخل ہوا سے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ وہ کسی جگہ بیٹھ جائے پھر "حی علی الفلاح" کے وقت کھڑا ہو۔

(۸) فتاوی بزازیہ میں ہے:

دخل المسجد وهو یقیم یقعد و لایقف قائما.

کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا اور مؤذن تکبیر کہہ رہا ہے تو یہ آنے والا

شخص بیٹھ جائے اور کھڑا نہ رہے۔

(۹،۱۰) وقایہ و جامع الرموز میں ہے:

وَفِیْ الْکَلَامِ اِیْمَاءٌ اِلیٰ اَنَّہٗ لَوْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَحَدٌ عِنْدَ الْاِقَامَۃِ یَقْعُدُ لِکَرَاھَۃِ الْقِیَامِ وَالْاِنْتِظَارِ کَمَا فِیْ الْمُضْمِرَاتِ.

اور اس کلام میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی شخص تکبیر کہنے کے وقت مسجد میں داخل ہوا تو وہ بیٹھ جائے اس لیے کہ کھڑا رہنا اور انتظار کرنا مکروہ ہے جیسا کہ مضمرات میں ہے۔

حوالہ جات:

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ہر ادنیٰ عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ تکبیر کی حالت میں آنے والے شخص کے لیے جب جائز نہیں کہ کھڑے ہو کر تکبیر سنے بلکہ اس کو حکم ہے کہ بیٹھ جائے اور حی علی الفلاح پر کھڑا ہو، تو پہلے سے بیٹھنے والے کے لیے تکبیر کے وقت کھڑا ہو جانا اور کھڑے کھڑے تکبیر کا سننا کب جائز ہو سکتا ہے؟

دوسری صورت

امام و مقتدی مسجد میں موجود ہیں اور مؤذن غیر امام ہے جو صورت عام طور پر ہوا کرتی ہے تو اس مسئلہ میں ائمہ و مجتہدین کے پانچ قول ہیں:

قول اول:

امام شافعی، امام ابو یوسف اور ایک جماعتِ علماء کا یہ قول ہے کہ اس صورت میں امام و مقتدی سب کے سب بیٹھے رہیں۔ صرف تکبیر کہنے والا کھڑا

ہو اور تکبیر کہے جب تکبیر سے فارغ ہو جائے تو تکبیر ختم ہونے کے بعد امام ومقتدی سب کھڑے ہوں۔

(۱۱) عینی شرح بخاری میں ہے:

ترجمہ: یعنی اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ کس وقت لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوں تو امام شافعی اور ایک جماعت علماء کا مذہب یہ ہے کہ مستحب یہ ہے کہ امام اور مقتدی کوئی بھی کھڑا نہ ہو جب تک مؤذن اقامت سے فارغ نہ ہو جائے اور یہی قول امام ابو یوسف کا ہے۔

(۱۲) قسطلانی شرح بخاری میں ہے:

ترجمہ: اور اختلاف کیا گیا ہے نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت میں تو امام شافعی اور جمہور علماء نے فرمایا کہ اقامت سے فارغ ہونے کے بعد امام ومقتدی کھڑے ہوں اور یہی قول امام ابو یوسف کا ہے۔

(۱۳) نووی شرح مسلم میں ہے:

ترجمہ: یعنی علمائے سلف اور ان کے بعد کے علماء نے اختلاف کیا ہے کہ لوگ نماز کے لیے کس وقت کھڑے ہوں اور امام کس وقت تکبیر کہے تو امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ایک جماعت علماء کا مذہب یہ ہے کہ مستحب ہے کہ امام ومقتدیٰ کوئی بھی کھڑا نہ ہو جب تک مؤذن تکبیر سے فارغ نہ ہو جائے۔

(۱۴) التعلیق المجد میں ہے:

ترجمہ: یعنی علماء نے نماز میں کھڑے ہونے کے وقت میں اختلاف

کیا ہے تو امام شافعی اور جمہور کا قول یہ ہے کہ جب مؤذن تکبیر سے فارغ ہو جائے تب امام ومقتدی کھڑے ہوں یہی قول امام ابو یوسف کا ہے۔

اس قول کی تائید حدیث فعلی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوتی ہے۔

(۱۴) مبسوط میں ہے:

ترجمہ: یعنی امام ابو یوسف نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ وہ مؤذن کی تکبیر سے فارغ ہونے کے بعد محراب میں کھڑے ہوتے تھے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے شافعی حضرات کو سبق حاصل کرنا چاہئے کہ ان کے امام تو تکبیر ختم ہونے کے بعد کھڑے ہونے کا حکم دیتے ہیں اور آج کل کے شافعی تکبیر شروع ہوتے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں ان کی ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے؟

مجھے امید ہے کہ ان حوالوں کے پڑھنے کے بعد شافعی حضرات بھی بیٹھ کر تکبیر سنیں گے اسی میں ان کی بھلائی ہے نیز مقلد کے لیے امام کا حکم ماننا ضروری ہے۔

قول دوم:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول یہ ہے کہ جس وقت مؤذن "قد قامت الصلوۃ" کہے اس وقت سب کو کھڑا ہونا چاہئے۔ اور اسی کی تائید حدیث فعلی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوتی ہے۔ ہر علم والا جانتا ہے

کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صحابی ہیں جو نہ صرف دو چار دن بلکہ پورے دس سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے اور حضور علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول ہر فعل کو بہت نزدیک غائر نگاہ سے دیکھا۔

(۱۵) نووی شرح مسلم میں ہے:

وکان انس رضی الله عنه یقوم اذ قال المؤذن قد قامت الصلوة وبه قال احمد .

ترجمہ:۔یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے تھے جب مؤذن "قدقامت الصلوۃ" کہتا اور یہی قول امام محمد کا ہے۔

(۱۶) عینی شرح بخاری میں ہے:

وقال احمد اذا قال المؤذن قد قامت الصلوة یقوم.

یعنی امام احمد نے فرمایا کہ جب مؤذن "قد قامت الصلوۃ" کہے اس وقت سب کھڑے ہوں۔

(۱۷) عینی شرح بخاری میں ہے:

ترجمہ: یعنی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن "قد قامت الصلوۃ" کہتا اور امام تکبیر تحریمہ کہتا۔ محدث ابن ابی شیبہ نے سوید بن غفلہ اور قیس بن حازم اور حماد سے اس کو روایت کیا۔

(۱۸) فتح الباری شرح بخاری میں ہے:

ترجمہ: یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن "قد قامت الصلوۃ" کہتا اس حدیث کو

ابن المنذر وغیرہ نے روایت کیا ہے اور اسی طرح سعید بن منصور نے بطریق ابواسحاق اصحاب عبداللہ سے روایت کیا۔

(۱۹) عینی شرح بخاری میں ہے:

کرہ ھشام یعنی ابن عروۃ ان یقوم حتی یقول المؤذن قد قامت الصلوۃ .

یعنی مصنف میں ہے کہ ہشام یعنی ابن عروہ نے مکروہ جانا کہ کوئی شخص کھڑا ہو یہاں تک کہ مؤذن "قدقامت الصلوۃ" کہے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے حنبلیوں کو سبق لینا چاہیے کہ ان کے امام "قد قامت الصلوۃ" کے وقت کھڑے ہونے کا حکم دیں اور ان کے مقلد شروع تکبیر سے کھڑے ہوجائیں۔ سعودیہ والے خاص طور سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اماموں کو اپنے امام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تکبیر کے وقت بیٹھ کر تکبیر سننا چاہیے لیکن وہاں اپنے امام کی پیروی کی بجائے نجدی کی پیروی کرتے ہیں، ورنہ جو حنبلی ہوگا وہ بیٹھ کر تکبیر سنے گا اور "قد قامت الصلوۃ" پر کھڑا ہوگا۔

قول سوم:

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے قریب قریب امام زفرو حسین بن زیاد کا قول ہے کہ:

جب مؤذن پہلی مرتبہ "قد قامت الصلوۃ" کہے تو لوگ کھڑے ہوجائیں اور جب دوسری مرتبہ کہے تو نماز شروع کردیں۔

(۲۰) عینی شرح بخاری میں ہے

ترجمہ: امام زفر نے فرمایا کہ جب مؤذن پہلی مرتبہ ''قد قامت الصلوۃ'' کہے تو لوگ کھڑے ہو جائیں اور جب دوسری مرتبہ کہے تو نماز شروع کر دیں۔

(۲۱) بدائع الصنائع میں ہے:

امام زفر و حسن بن زیاد کے نزدیک پہلی مرتبہ ''قد قامت الصلوۃ'' کہنے کے وقت لوگ کھڑے ہو جائیں اور دوسری مرتبہ کہنے کے وقت تکبیر کہیں۔

(۲۲) ردالمحتار میں ذخیرہ سے ہے:

وقال الحسن بن زیاد یقومون عند قوله قد قامت الصلوة قاموا الی الصف واذا قال ثانیا کبروا.

یعنی امام حسن بن زیاد نے فرمایا کہ جب مؤذن پہلی مرتبہ ''قد قامت الصلوۃ'' کہے تو لوگ کھڑے ہو جائیں صف میں اور جب دوسری مرتبہ کہے تو تکبیر تحریمہ کہیں۔

(۲۳) جامع الرموز میں ہے:

وقال الحسن وزفر اذا قال قد قامت الصلوة مرة کما فی المحیط.

امام حسن وزفر نے فرمایا کہ جب مؤذن پہلی مرتبہ ''قد قامت الصلوۃ'' کہے تو لوگ اس وقت کھڑے ہوں جیسا کہ محیط میں ہے۔

قول چہارم:

حضرت امام مالک کا ہے ان کے نزدیک کھڑے ہونے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے وہ فرماتے ہیں کہ تحدید کے متعلق میں نے کوئی حدیث نہیں سنی۔ اس لیے میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ہر شخص کو اختیار ہے چاہے جب کھڑا ہو اس لیے کہ بعض لوگ ہلکے پھلکے ہوتے ہیں اور بعض بھاری بھرکم تو سب کو ایک وقت کھڑے ہونے کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن اکثر مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ جب امام مسجد میں موجود ہو تو جب تک مؤذن تکبیر سے فارغ نہ ہو جائے لوگ کھڑے نہ ہوں۔ یعنی جو مذہب امام شافعی اور جمہور علماء اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا ہے۔

(۲۴) و فتح الباری شرح بخاری میں ہے:

ترجمہ: یعنی امام مالک نے مؤطا میں فرمایا کہ نماز کے لیے کس وقت کھڑے ہوں اس کے متعلق میں نے کوئی حدیث نہیں سنی لیکن میں اس کو لوگوں کی قوت اور طاقت پر خیال کرتا ہوں کیونکہ نمازیوں میں بعض بوجھل ہوتے ہیں اور بعض ہلکے پھلکے، اور اکثر اس طرف گئے ہیں کہ جب امام ان کے ساتھ مسجد میں ہو تو جب تک اقامت ختم نہ ہو جائے لوگ کھڑے نہ ہوں۔

(۲۵) عینی شرح بخاری میں ہے:

وقد اختلف السلف متی یقوم الناس الی الصلوۃ فذهب مالک وجمهور العلماء الی انه لیس لقیامهم حد.

یعنی سلف صالحین نے اختلاف کیا ہے کہ لوگ نماز کے لیے کس وقت کھڑے ہوں؟

تو امام مالک اور جمہور علمائے مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ ان کے کھڑے ہونے کا وقت کوئی مقرر نہیں۔

(۲۶) عینی شرح بخاری میں یہ بھی ہے:

ولكن استحب عامتهم القيام اذا اخذ المؤذن فی الاقامة.

لیکن عام علمائے مالکیہ نے مستحب سمجھا کہ جس وقت مؤذن تکبیر شروع کرے اسی وقت لوگ کھڑے ہو جائیں۔

اصل مذہب اور قول امام مالک یہ ہے کہ اس بارے میں انہوں نے کوئی حدیث نہیں سنی اس لیے ان کی ذاتی رائے یہ ہے کہ اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں ہے ضعف وقوت کے اعتبار سے ہر ایک کو کھڑے ہونے کا اختیار ہے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اقامت کے وقت کھڑے ہونے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ چاہے شروع اقامت میں کھڑا ہو، چاہے آخر میں، اختیار ہے یہ امام صاحب کی ذاتی رائے ہے۔ کیونکہ انہیں ایسی کوئی حدیث نہیں ملی جو حد مقرر کرے، حضرت امام مالک چاروں اماموں میں ایک امام ہیں اور مجتہد بھی ہیں انہیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اجتہاد سے جو حکم دیں مالکی اسے قبول کریں۔ لیکن کوئی بھی حنفی حضرت امام مالک کے قول کو دلیل بنا کر پیش نہیں کرسکتا، حنفیوں کو اپنے امام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر عمل کرنا ہے۔

آیئے اب دیکھیں کہ اپنے امام کا اس مسئلہ میں کیا قول ہے؟

قول پنجم:

امام الائمہ مالک الازمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اوران کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے کہ جب مؤذن "حی علی الصلوۃ" کہے اس وقت امام ومقتدی سب کھڑے ہوں۔

(۲۷) عینی شرح بخاری میں ہے:

وقال ابو حنیفة ومحمد یقومون فی الصف اذا قال حی علی الصلوة.

یعنی امام ابوحنیفہ اورامام محمد نے فرمایا کہ جب مؤذن "حی علی الصلوۃ" کہے اس وقت صف میں سب لوگ کھڑے ہوں۔

اور ایک روایت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ بھی ہے کہ جب مؤذن "حی علی الفلاح" کہے اس وقت کھڑے ہوں جیسا کہ۔

(۲۸) فتح الباری شرح بخاری میں ہے:

عن ابی حنیفة یقومون اذا قال حی علی الفلاح

یعنی امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ جب مکبر حی علی الفلاح کہے اس وقت کھڑے ہوں۔

(۲۹) نووی شرح مسلم میں ہے:

قال ابو حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه والکوفیون یقیمون فی الصف اذا قال حی علی الصلوة.

یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورعلماء کوفہ نے فرمایا کہ مؤذن

جب "حی علی الصلوۃ" کہے اس وقت سب لوگ کھڑے ہوں۔

(۳۰) قسطلانی میں ہے:

وعن ابی حنیفة انه یقوم فی الصف عند حی علی الصلوۃ

یعنی امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ امام صف میں "حی علی الصلوۃ" کہنے کے وقت کھڑا ہو۔

(۳۱) عون المعبود شرح ابوداؤد میں ہے:

وعن ابی حنیفة یقومون اذا قال حی علی الفلاح

یعنی امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ سب لوگ حی علی الفلاح کہنے کے وقت کھڑے ہوں۔

(۳۲) بدائع الصنائع میں ہے:

ترجمہ: یعنی اس مسئلے میں مجمل کلام یہ ہے کہ مؤذن جس وقت "حی علی الفلاح" کہے تو اگر امام ان کے ساتھ مسجد میں موجود ہے تو قوم کے لیے مستحب یہ ہے کہ اس وقت صف میں کھڑے ہوں۔

(۳۳) مراقی الفلاح میں ہے:

ترجمہ: یعنی آداب و مستحبات نماز سے کھڑا ہونا امام اور قوم کا ہے اگر امام محراب کے قریب موجود ہو جس وقت اقامت کہنے والا "حی علی الفلاح کہے" اس لیے کہ اس نے حکم کیا تو اس کی تعمیل کی جائے۔ یعنی امام اور مقتدی مسجد میں موجود ہیں مکبر اقامت کہہ رہا ہے تو جس وقت حی علی الفلاح پر پہنچے سبھی کھڑے ہو جائیں کیونکہ وہ حکم کر رہا ہے اور اس کی تعمیل سب پر ضروری

ہے۔

(۳۴) مجمع الانہر میں ہے:

واذا قال المؤذن فی الاقامة حی علی الصلوة قام الامام والجماعة عند علمائنا الثلثة.

یعنی جس وقت مؤذن تکبیر میں ''حی علی الصلوۃ'' کہے اس وقت ہمارے تینوں اماموں کے نزدیک امام اور سب مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہئے۔

(۳۵) ہندیہ میں ہے:

یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثة وهو الصحيح.

یعنی کھڑے ہوں امام اور سب مقتدی جب مؤذن ''حی علی الفلاح'' کہے ہمارے تینوں اماموں کے نزدیک اور یہی صحیح ہے۔

(۳۶) مرقات المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح میں ہے۔

قال ائمتنا ویقوم الامام والقوم عند حی علی الصلوة

یعنی ہمارے اماموں نے فرمایا کہ امام اور سب مقتدی حی علی الصلوۃ کہنے کے وقت کھڑے ہوں۔

(۳۷) مبسوط امام سرخسی میں ہے:

فان كان الامام مع القوم فی المسجد فانی احب لهم ان يقيموا فی الصف اذا قال المؤذن حی علی الفلاح.

پس اگر امام قوم کے ساتھ مسجد میں ہو تو میں مستحب جانتا ہوں کہ ان

کے لیے کہ صف میں اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن حی علی الفلاح کہے۔

(۳۸) مؤطا امام محمد باب تسویۃ الصف میں ہے:

قال محمد ینبغی للقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح ان یقوموا الی الصلوۃ فیصفوا ویسووا الصفوف ویجازوا بین المراکب فاذا اقام المؤذن الصلوۃ کبر الامام وھو قول امام ابی حنیفۃ .

یعنی امام محمد نے فرمایا مقتدیوں کو چاہیے کہ جس وقت مؤذن حی علی الفلاح کہے نماز کے لیے کھڑے ہوجائیں پھر صف باندھیں اورصفوں کو درست کریں مونڈھے سے مونڈھے ملا کر کھڑے ہوں اورمؤذن جب اقامت کہہ لےتو امام تکبیر کہےاور یہی قول امام اعظم کا ہے۔

(۳۹) عینی شرح بخاری میں ہے:

قال ابو حنیفۃ ومحمد یقومون فی الصف اذا قال حی علی الصلوۃ فاذا قال قد قامت الصلوۃ کبر الامام لانہ امین الشرع وقد اخبر بقیامھا فیجب تصدیقہ واذا لم یکن الامام فی المسجد فذھب الجمھور الیٰ انھم لا یقومون حتی یروہ.

یعنی امام اعظم اور امام محمد نے فرمایا کہ سب لوگ صف میں اس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حی علی الصلوۃ کہے اور جب قد قامت الصلوۃ کہے تو امام تکبیر تحریمہ کہےاس لیے کہ وہ شرع کا امانت دار ہےاوراس نے قیام نماز کی خبر دی تو اس کی تصدیق ضروری ہےاوراگر امام مسجد میں موجود نہ ہوتو جمہور علماء

اس طرف گئے ہیں کہ لوگ کھڑے نہ ہوں جب تک امام کو دیکھ نہ لیں۔

(۴۰) تنویر الابصار میں ہے:

ترجمہ: یعنی اگر محراب کے قریب موجود ہو تو امام اور مقتدیوں کے لیے اس وقت کھڑا ہونا مستحب ہے جب ''حی علی الفلاح'' کہا جائے۔

(۵۱،۵۰،۴۹،۴۸،۴۷،۴۶،۴۵،۴۴،۴۳،۴۲،۴۱) ردالمحتار میں علامہ شامی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: یعنی ماتن کا یہ قول کہ امام و مقتدی حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں ایسا ہی کنز، نورالایضاح، اصلاح ظہیریہ اور بدائع وغیرہ میں ہے، غرر اور اس کی شرح درر میں ہے کہ امام و مقتدی علی الصلوۃ کہنے کے وقت کھڑے ہوں اور شیخ اسماعیل نے اس کی شرح میں عیون المذاہب فیض وقایہ، نقایہ، حاوی، اور مختار کی طرف منسوب کیا۔

میں کہتا ہوں کہ اور اسی پر متن ملتقی میں اعتماد کیا لیکن علامہ ابن کمال نے پہلے قول کی تصحیح کی اور ان کی عبارت یہ ہے کہ ذخیرہ میں کہا کہ امام اور قوم ''حی علی الفلاح'' کہنے کے وقت کھڑے ہوں ہمارے تینوں امام، امام اعظم، امام ابو یوسف، اور امام محمد کے نزدیک۔

انتباہ! بعض علماء نے قول اول کو راجح بتایا ہے ''یعنی حی علی الصلوۃ'' پر کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے اور بعض نے قول ثانی کو یعنی حی علی الفلاح پر۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے ان دونوں قولوں میں اس طرح تطبیق دی کہ دراصل یہ دو قول متعارض نہیں ہیں۔ اس لیے چاہیے کہ حی علی الصلوۃ کے اختتام اور حی علی الفلاح کے ابتداء کے

اس طرف گئے ہیں کہ لوگ کھڑے نہ ہوں جب تک امام کو دیکھ نہ لیں۔

(۴۰) تنویر الابصار میں ہے:

ترجمہ: یعنی اگر محراب کے قریب موجود ہو تو امام اور مقتدیوں کے لیے اس وقت کھڑا ہونا مستحب ہے جب ''حی علی الفلاح'' کہا جائے۔

(۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱) ردالمحتار میں علامہ شامی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: یعنی ماتن کا یہ قول کہ امام ومقتدی حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں ایسا ہی کنز، نور الایضاح، اصلاح ظہیریہ اور بدائع وغیرہ میں ہے، غرر اور اس کی شرح درر میں ہے کہ امام ومقتدی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت کھڑے ہوں اور شیخ اسماعیل نے اس کی شرح میں عیون المذاہب فیض وقایہ، نقایہ، حاوی، اور مختار کی طرف منسوب کیا۔

میں کہتا ہوں کہ اور اسی پر متن ملتقی میں اعتماد کیا لیکن علامہ ابن کمال نے پہلے قول کی تصحیح کی اور ان کی عبارت یہ ہے کہ ذخیرہ میں کہا کہ امام اور قوم ''حی علی الفلاح'' کہنے کے وقت کھڑے ہوں ہمارے تینوں امام، امام اعظم، امام ابو یوسف، اور امام محمد کے نزدیک۔

انتباہ! بعض علماء نے قول اول کو راجح بتایا ہے ''یعنی حی علی الصلوٰۃ'' پر کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے اور بعض نے قول ثانی کو یعنی حی علی الفلاح پر۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے ان دونوں قولوں میں اس طرح تطبیق دی کہ دراصل یہ دو قول متعارض نہیں ہیں۔ اس لیے چاہیے کہ حی علی الصلوٰۃ کے اختتام اور حی علی الفلاح کے ابتداء کے

وقت کھڑے ہوں۔ایک جماعت نے ابتداء کا وقت بیان کیا اوردوسری جماعت نے انتہا کا۔

(۵۱) فتاویٰ رضویہ میں ہے:

اقول ولاتعارض عندی بین قول الوقایة واتباعها یقومون عند "حی علی الصلوة" والمحیط والمضمرات ومن معهما عند "حی علی الفلاح" فانا اذا حملنا الاول علی الانتهاء والاخر علی الابتداء اتحد القولان ای یقومون حین یتم الموذن حی علی الصلوة ویأتی حی علی الفلاح وهذا ما یعطیه قول المضمرات یقوم اذا بلغ الموذن حی علی الفلاح.

میں کہتا ہوں:۔ صاحب وقایہ اوران کے متبعین حی علی الصلوۃ کے موقعہ پر کھڑا ہونے کا قول کرتے ہیں اورصاحب محیط، مضمرات اور ان کی جماعت "حی علی الفلاح" کے وقت کھڑا ہونے کا قول کرتے ہیں میرے نزدیک ان میں کوئی تعارض نہیں اس لیے کہ جب ہم پہلے قول کو انتہا اور دوسرے کو ابتدا پر محمول کریں تو دونوں قولوں میں اتحاد حاصل ہوجاتا ہے یعنی جب مؤذن "حی علی الصلوۃ" پورا کرکے حی علی الفلاح کہے تو کھڑے ہوں اور اس کی تائید مضمرات کے ان الفاظ سے ہوتی ہے "اس وقت کھڑا ہو جب مؤذن "حی علی الفلاح" پر پہنچے۔

(۵۲) شرح وقایہ مجیدی جلداول ص۱۳۶ میں ہے:

یقوم الامام والقوم عند "حی علی الصلوة"

امام اورقوم "حی علی الصلوۃ" کے وقت کھڑے ہوں۔

(۵۳) تنویر الابصار میں ہے:

امام اور مقتدی کا "حی علی الفلاح" کے وقت کھڑا ہونا سنت ہے۔

(۵۴) ملتقی الابحر میں ہے:

اذا قال حی علی الصلوۃ قام الامام والجماعة

یعنی جب مکبر حی علی الصلوۃ کہے تو امام اور جماعت کھڑے ہوں۔

اس قدر واضح ثبوت کے بعد اس سلسلے میں علمائے دیوبند کے اقوال بطور تائید پیش کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے لیکن اس نظریہ سے پیش کر رہا ہوں کہ "مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری"۔

علمائے دیوبند کی کتابوں سے ثبوت

(۵۵) مولوی اعزاز علی دیوبندی سابق مہتمم دار العلوم دیوبند حاشیہ نور الایضاح مطبوعہ رحیمیہ ص ۲۷ میں لکھتے ہیں۔

ومن الادب قیام القوم والامام ان کان حاضرا یقرب المحراب وقت قوم المقیم حی علی الفلاح"

اور ادب یہ ہے کہ امام اور قوم اس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حی علی الصلاح کہے اگر امام محراب کے قریب موجود ہو۔

(۵۶) مولوی انوار الحق قاسمی فاضل دیوبند اپنی کتاب "تلویح الوقایہ" جلد اول صفحہ ۵۴ میں لکھتے ہیں:

جب مؤذن "حی علی الصلوۃ" کہے تو اسی وقت امام اپنی جگہ پر کھڑا ہو جائے اسی طرح مقتدی جو صف باندھ کر پہلے سے بیٹھے ہوں وہ

کھڑے ہو جائیں۔

(۵۷) مفتی کفیل الرحمٰن فاضل دیو بند فتاویٰ عالمگیری اردو جدید جز ۲ ص ۲۴ رمیں لکھتے ہیں:

اور نمازی امام سمیت مسجد میں ہے اس صورت میں جب مؤذن اقامت کہتے ہوئے "حی علی الفلاح" پر پہنچے تو ہمارے تینوں ائمہ کرام ۔ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک امام اور مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہئے درست یہی ہے۔

(۵۹) مالابد منہ صفحہ ۲۴ میں ہے "نزد حی علی الصلوۃ" امام برخیزد۔ یعنی حی علی الصلوۃ کے وقت امام اٹھے اس کی شرح میں مفتی سعد اللہ دیو بندی لکھتے ہیں "امام برخیزد و مقتدیاں نیز زیرا کہ حی علی الصلوۃ امر است بجا آوردہ شود" امام اٹھے اور مقتدی بھی ،اس لیے کہ حی علی الصلوۃ حکم ہے جس کی بجا آوری کی جائے۔

(۶۰) مولوی کرامت علی جونپوری دیو بندی اپنی کتاب "مفتاح الجنۃ" صفحہ ۳۴ میں لکھتے ہیں:

جب اقامت میں "حی علی الصلوۃ" کہے تب امام اور سب لوگ کھڑے ہو جائیں۔

(۶۱) فتاویٰ دارالعلوم دیو بند جلد اول صفحہ ۱۴۰ میں ہے "جب تکبیر پڑھنے والا حی علی الصلوۃ پر پہنچے اس وقت مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہئے۔

علماء دیو بند کی کتابوں سے بھی ثابت ہوا کہ امام اور مقتدی سب کو حی علی الصلوۃ ،حی علی الفلاح کے وقت کھڑا ہونا سنت طریقہ ہے۔

اقول: کتب دینیہ کی روشن تصریحات سے یہ مسئلہ ثابت ومدلل ہوگیا کہ جس وقت امام مسجد میں محراب کے وقت موجود ہو اور مکبر غیر امام ہو اس وقت امام ومقتدی سب کو چاہئے کہ جس وقت مکبر حی علی الفلاح کہے اس وقت کھڑے ہوں۔ یہی مسئلہ ہمارے ائمہ ثلاثہ کا ہے پس حنفیوں کو چاہیے کہ اسی پر عمل کریں اور جو شخص اس مسئلہ میں اختلاف کرے اس کو چاہیے کہ کتب فقہ سے ایسا ہی واضح طور پر ثابت کردے کہ ہمارے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مؤذن جس وقت تکبیر شروع کرے اسی وقت امام اور مقتدی سب کو کھڑا ہونا چاہئے یا جس وقت مؤذن تکبیر شروع کرے اس وقت امام ومقتدی کو بیٹھا رہنا مکروہ ہے۔ دینی مسئلہ میں ٹانگ اڑانے سے بچنا چاہئے۔ اور اگر رسم ورواج اسے مخالفت کرنے پر مجبور کرتے ہیں تو اس کو چاہئے کہ پہلے ہندوستان وپاکستان یا سارے جہان سے۔ جہاں سے ہوسکے مستند علمائے دین کے فتاویٰ منگالے جن میں کم سے کم پچاس کتابوں سے حنفیہ کے نزدیک تکبیر شروع ہوتے ہی کھڑے ہونے کا حکم ہو یا بیٹھے رہنے کی کراہت مدلل ہو اور اسی کو ائمہ ثلاثہ کا مذہب بتایا ہو۔ اور اگر ایسا نہیں کرسکتے اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہرگز کوئی ایسا فتویٰ نہیں پیش کرسکتا تو دینی مسئلہ کے مقابل نفسانیت اور ہٹ دھرمی دکھانا، دین دار مسلمان کا کام نہیں۔

حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح کے وقت کھڑا ہونا اس صورت میں ہے جب امام مسجد میں موجود ہو، اگر امام تکبیر کے وقت مسجد میں موجود نہیں ہے تو "حی علی الفلاح" پر بھی مقتدی نہیں اٹھ سکتے جیسا کہ ابھی دلیل سے ثابت کروں گا۔

تیسری صورت

امام اور مؤذن دو شخص ہیں اور تکبیر کے وقت امام مسجد میں موجود نہیں باہر ہے اور جانب قبلہ سے مسجد میں آ رہا ہے تو نہ تکبیر شروع ہوتے ہی مقتدی کھڑے ہو جائیں، نہ جب مؤذن "حی علی الفلاح" کہے۔ بلکہ جب مقتدی امام کو دیکھ لیں اس وقت کھڑے ہوں۔

(۶۲،۶۳) عینی شرح بخاری و فتح الباری شرح بخاری میں ہے:

واذا لم یکن الامام فی المسجد فذهب الجمهور الیٰ انهم لا یقومون حتی یروه.

یعنی تکبیر شروع ہوئی اور امام مسجد میں نہیں تو جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ مقتدی جس وقت تک امام کو نہ دیکھ لیں کھڑے نہ ہوں۔

اور یہی حدیث شریف سے ثابت ہے:

(۶۴) مشکوٰۃ شریف صفحہ ۶۷ میں ہے:

وعن ابی قتادة قال قال رسول الله ﷺ اذا اقیمت الصلوة فلا تقوموا حتی ترونی قد خرجت.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اقامت کہی جائے تو مت کھڑے ہوا کرو یہاں تک کہ مجھ کو (حجرۂ اقدس سے) نکلتا ہوا دیکھ لو۔

(۶۵) بخاری شریف پارہ ۳ کتاب الاذان باب ۴۱۳ "متی یقوم

الناس اذا رأوا الامام عندالاقامة“

تکبیر کے وقت جب لوگ امام کو دیکھ لیں تو کس وقت کھڑے ہوں۔

عن ابی قتادة عن ابیه قال قال رسول الله ﷺ اذا اقیمت الصلوة فلا تقوموا حتی ترونی.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اقامت ہو تو جب تک مجھے نہ دیکھو اس وقت تک کھڑے نہ ہو۔

(٦٦) بخاری شریف پارہ ۳ کتاب الاذان باب ۴۱۴ ”لایقوم الی الصلوة مستعجلا ولیقم الیها بالسکینة والوقار“

نماز کے لیے عجلت سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار کے ساتھ اٹھیں۔

عن ابی قتادة عن ابیه قال قال رسول الله ﷺ اذا اقیمت الصلوة فلا تقوموا حتی ترونی وعلیکم السکینة تابعه علی ابن المبارک.

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لیے تکبیر پڑھی جائے تو تم اس وقت تک نہ اٹھو جب تک مجھے نہ دیکھ لو اور وقار اختیار کرو۔

(٦٧) یہی حدیث مسلم شریف میں بھی ہے:

یہ مذہب متفق علیہ تمام ائمہ وعلماء کا ہے:

(٦٨) درمختار میں ہے:

وان دخل من قدام قاموا حین یقع بصرهم علیه.

یعنی تکبیر کے وقت امام مسجد میں موجود نہیں ہے باہر سے آگے کی طرف سے آرہا ہے تو جس وقت لوگوں کی نگاہ امام پر پڑے اس وقت کھڑے ہوں۔

(۶۹) فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

وان کان الامام دخل المسجد من قدامهم یقومون کما رأو الامام.

اور اگر امام مسجد میں آگے کی طرف سے داخل ہوا تو جیسے لوگ امام کو دیکھیں کھڑے ہو جائیں۔

(۷۰) بدائع الصنائع میں ہے:

ترجمہ: پھر اگر امام مسجد سے باہر ہو تو جب تک امام حاضر نہ ہو اس وقت مقتدی کھڑے نہ ہوں بوجہ قول نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مت کھڑے ہو صف میں یہاں تک کہ تم مجھ کو دیکھ نہ لو کہ میں نماز کے لیے نکلا ہوں۔

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ ''وہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو کھڑے ہوئے انتظار کرتے پایا تو فرمایا کہ کیا ہے کہ میں تم لوگوں کو متحیر پاتا ہوں''۔

اس لیے بھی کہ کھڑا ہونا نماز کے لیے ہے اور نماز کا ادا کرنا بغیر امام کے نہیں ہو سکتا تو کھڑا ہونا مفید نہ ہوگا۔ پھر اگر امام صفوں کے آگے سے مسجد میں داخل ہو تو جیسے ہی لوگ امام کو دیکھیں گے کھڑے ہو جائیں اس لیے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوگا امامت کی جگہ کھڑا ہوگا۔

(۱۷،۲۷) تبیین الحقائق وشرنبلالیہ میں ہے:
یعنی اگر امام مسجد میں آگے کی جانب سے داخل ہوتو جس وقت مقتدیوں کی نگاہ امام پر پڑے لوگ کھڑے ہوجائیں۔
لطیفہ: مسئلہ تو یہ ہے کہ جب تک امام مسجد میں نہ آئے مکبر تکبیر شروع نہ کرے اگر تکبیر شروع کرہی دیا تو مقتدی کھڑے نہ ہوں اس وقت تک جب تک امام نظر نہ آجائے۔
اورآج کا ماحول یہ ہے کہ اگر امام ایک دو منٹ لیٹ ہوجائے تو لوگ پلٹ پلٹ کر پیچھے کی طرف دیکھتے رہتے ہیں ایسی خونخوار نظروں سے دیکھتے ہیں جیسے کھا جائیں گے کچھ لوگ تو مؤذن سے کہتے ہیں تکبیر پڑھو اور کسی کو پکڑ کر مصلی پر کھڑا کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز پڑھاؤ اور وہ نماز پڑھادیتا ہے۔ یا مؤذن ہی سے نماز پڑھوادیتے ہیں قوم یہ سوچتی ہے کہ ہم امام کو تنخواہ دیتے ہیں تو وہ وقت کی پابندی کرے گویا کہ اب امام امام نہ رہا بلکہ قوم کا تنخواہ دار ہوگیا۔ تنخواہ تو مسجد کی پراپرٹی سے دیتے ہیں اور رعب جماتے ہیں قوم کے جاہل نااہل لوگ۔ مولیٰ تعالیٰ سب کو امام کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چوتھی صورت

امام اور مؤذن دو شخص ہیں اور تکبیر کے وقت امام مسجد میں موجود نہیں ہے اور مسجد میں پورب کی طرف (خلاف جانب قبلہ) سے آرہا ہے تو جس جس صف کے آگے گزرے گا مقتدی کھڑے ہوتے جائیں گے۔ تکبیر شروع ہوتے ہی یا حی علی الفلاح پر پہنچنے کے وقت مقتدیوں کو کھڑے

ہونے کا حکم نہیں۔

(۷۳) درمختار میں ہے:

والا فیقوم کل صف ینتھی الیه الامام علی الاظھر

ورنہ ظاہر تر یہ ہے کہ جس جس صف تک امام پہنچتا جائے اس صف کے لوگ کھڑے ہوتے جائیں۔

(۷۴) ردالمحتار میں علامہ شامی فرماتے ہیں:

ترجمہ: یعنی اور اگر امام محراب کے قریب نہ ہو یعنی مسجد ہی نیں کسی دوسری جگہ ہے یا مسجد سے خارج ہے اور غیر قبلہ کی جانب سے آرہا ہے تو جس جس صف کے آگے امام گزرتا جائے گا وہ صف کھڑی ہوگی۔

ایسا ہی علامہ حلبی شارح درمختار نے تحریر فرمایا ہے!

(۷۵) فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

ترجمہ: لیکن امام جب مسجد کے باہر ہو تو وہ اگر صفوں کی جانب سے اندر آئے تو جس صف سے گزرے اس صف کے لوگ کھڑے ہوجائیں اسی کی طرف شمس الائمہ حلوانی، سرخسی اور خواہر زادہ کا میلان ہے۔

(۷۶) بدائع الصنائع میں ہے:

ترجمہ: اور اگر مسجد میں صفوں کی جانب امام داخل ہو تو قول صحیح یہی ہے کہ جس جس صف کے آگے بڑھے گا وہ صف کھڑی ہوتی جائے گی، کیونکہ امام اس صف کے لیے ایسی حالت میں ہے کہ اگر وہ لوگ اس کی اقتدا کریں تو جائز ہے تو ان کے حق میں امام ایسا ہوا کہ وہ اپنی جگہ یعنی محراب میں پہنچ گیا۔

(۷۷) تبیین الحقائق میں ہے:

ترجمہ: اور اگر امام مسجد میں نہ ہو تو جب تک وہ پہنچ نہ لے اور اپنی جگہ کھڑا نہ ہو جائے مقتدی سب بیٹھے رہیں کوئی کھڑا نہ ہو ایک روایت یہ ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ جب باہر سے آکر مقتدیوں میں مل جائے تو لوگ کھڑے ہو جائیں۔

اور تیسرا قول یہ ہے کہ جس جس صف تک امام پہنچتا جائے وہ صف کھڑی ہوتی جائے اور یہی زیادہ ظاہر ہے۔

(۷۸) فتح اللہ المعین میں ہے:

فان لم یکن وقف کل صف انتھی الیه الامام علی الاصح خلاصه وفی الزیلعی وھو الاظھر.

پس اگر امام مسجد میں نہ ہو اور صف کی طرف سے آرہا ہے تو جس جس صف تک پہنچے وہ صف کھڑی ہو جائے یہی اصح قول ہے یہ خلاصہ میں ہے اور زیلعی میں ہے کہ یہ اظہر ہے۔

(۷۹) بحر الرائق میں ہے:

والا فیقوم کل صف ینتھی الیه الامام علی الاظھر.

یعنی اگر امام مسجد میں نہ ہو تو جس صف تک امام پہنچے وہ صف کھڑی ہو جائے یہ ظاہر ہے۔

(۸۰) طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح میں ہے:

قوله یقوم کل صف الخ وفی عبارۃ بعضھم فکلما جاوز

صفا قام ذٰلک الصف.

یعنی بعض فقہاء کی عبارت یہ ہے کہ جس صف سے امام آگے بڑھے وہ صف کھڑی ہو جائے۔

﴿پانچویں صورت﴾

امام اور بکر دونوں ایک ہی شخص ہیں اور امام نے آکر مسجد میں تکبیر شروع کی تو جب تک تکبیر پوری ختم نہ ہو جائے مقتدی سب کے سب بیٹھے رہیں کوئی کھڑا نہ ہو۔

(۸۱) درمختار میں ہے:

اذا قام الامام بنفسه فی مسجد فلا یقفوا حتی یتم اقامته ظهیریة.

یعنی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے کہ امام جب بذات خاص مسجد میں اقامت کہے تو مقتدی نہ کھڑے ہوں یہاں تک کہ اقامت ختم کر لے۔

(۸۲) فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

وان كان المؤذن والامام واحدا فان اقام فی المسجد فالقوم لا یقومون ما لم یفرغ من الاقامة.

یعنی اگر امام اور مؤذن ایک ہی شخص ہو تو اگر اقامت مسجد میں شروع کی تو مقتدی نہ کھڑے ہوں جب تک امام اقامت سے فارغ نہ ہو جائے۔

(۸۳) فتح اللہ المعین حاشیہ کنزم ()۰۰۰۰۰۰ مسکین میں ہے:

ترجمہ: یعنی حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا اس وقت ہے کہ جب امام

اور مؤذن دو شخص ہوں اور اگر امام اور مؤذن ایک ہی شخص ہو تو اگر اقامت مسجد میں آکر کہہ رہا ہے تو علماء کا اجماع ہے کہ مقتدی کھڑے نہ ہو جب تک امام تکبیر سے فارغ نہ ہو جائے۔

اس تصریح سے ان لوگوں کی بھی غلطی ظاہر ہوگئی جو کہتے ہیں کہ ہم امام ومکبر کی اتباع میں کھڑے ہوتے ہیں کہ تکبیر کہنے والا امام اور مکبر تو کھڑا ہو اور ہم بیٹھے رہیں یہ خلاف تعظیم مکبر ہے اس لیے ہم مکبر کی تعظیم کو کھڑے ہوتے ہیں یہ جدت اور اجتہاد محض تصریحات فقہائے کرام کے بالکل خلاف ہے۔

(۸۴) جامع الرموز میں ہے:

لو کان الامام مؤذنا لم یقم القوم الا عند الفراغ وھذا اذا اقام فی المسجد۔

یعنی اگر امام خود مکبر ہو تو جب مسجد میں آکر تکبیر کہنی شروع کرے تو قوم اس وقت تک کھڑی نہ ہو جب تک امام تکبیر سے فارغ نہ ہو جائے۔

(۸۵) بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے:

ترجمہ: یہ یعنی حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا اس وقت ہے جب مؤذن امام کے سوا دوسرا شخص ہو اور اگر امام اور مؤذن ایک ہی شخص ہو اور اقامت مسجد میں کہہ رہا ہے تو جب تک امام تکبیر سے فارغ نہ ہو جائے مقتدی کھڑے نہ ہوں۔

(۸۶،۸۷) ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر میں ہے:

ترجمہ: یعنی اگر امام ہی مکبر ہو تو جب تک تکبیر ختم نہ ہو جائے مقتدی

کھڑے نہ ہوں۔ واللہ اعلم

انتباہ! بعض لوگ کہتے ہیں کہ "قد قامت الصلوۃ" پر چونکہ امام کو تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دینے کا حکم ہے اس لیے اگر لوگ حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح پر اٹھیں گے تو صفیں درست نہ ہو سکیں گی، جن کی حدیث شریف میں بہت تاکید ہے اور اگر صفیں درست کریں گے تو تکبیر اولیٰ فوت ہو جائے گی اس لیے شروع اقامت ہی سے کھڑے ہو جانا چاہیے ۔۔۔۔۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ "قد قامت الصلوۃ" پر امام تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دے یہ طرفین کے نزدیک مستحب ہے۔ اور اقامت کے وقت حی علی الصلوۃ سے پہلے کھڑا رہنا مکروہ ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری رد المحتار، طحطاوی علی مراقی اور عمدۃ الرعایہ کے حوالے میں پہلے گذر چکا ہے تو اگر مقتدی حضرات اس کراہت سے بچ کر تکبیر اولیٰ نہ پا سکیں تو امام کو چاہیے کہ تکبیر تحریمہ مؤخر کرے۔ اس لیے کہ تکبیر تحریمہ ختم اقامت کے بعد کہنے میں تین فائدے ہیں۔

(۱) امام اور مقتدی دونوں مؤذن کی مکمل اقامت کا جواب دے سکیں گے جو مستحب ہے۔

(۲) مؤذن اقامت سے فارغ ہو کر تکبیر اولیٰ پا سکے گا اور یہ بھی مستحب ہے۔

(۳) مقتدی کراہت سے بچ کر صفیں سیدھی کر لیں گے۔۔۔۔اور اگر امام مستحب پر عمل کرتے ہوئے "قد قامت الصلوۃ" پر تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دے گا تو خود امام اور تمام مقتدیوں کو ایک دوسرے مستحب کا ترک

لازم آئے گا کہ ان میں کوئی اقامت کا مکمل جواب نہ دے سکے گا۔ اور دوسرے یہ کہ مؤذن تکبیر اولیٰ نہ پاسکے گا۔ اور تیسرے یہ کہ مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کے لیے حی علی الصلوۃ سے پہلے کھڑے ہوکر کراہت کا مرتکب ہونا پڑے گا۔ تو مستحب کے لیے کراہت کے ارتکاب کا حکم نہ کیا جائیگا بلکہ اس صورت میں مستحب کو چھوڑ دیا جائے گا جیسا کہ امام ابن ہمام فتح القدیر جلد اول صفحہ ۲۰۲ میں تحریر فرماتے ہیں "اذا لزم من تحصیل المندوب ارتکاب مکروہ ترک" اور جب کہ ارتکاب کراہت کے ساتھ دوسرے مستحب کا ترک بھی لازم آتا ہے تو بدرجۂ اولیٰ مستحب پر عمل نہ کیا جائے گا، اسی لیے جمہور اور اہل حرمین کا عمل امام ابو یوسف کے قول پر ہے یعنی امام "قد قامت الصلوۃ" پر تکبیر تحریمہ نہیں کہتا بلکہ ختم اقامت کے بعد نماز شروع کرتا ہے۔

(۸۸) جیسا کہ شرح نقایہ صفحہ ۶۳ میں ہے:

والجمهور علیٰ قول ابی یوسف لیدرک المؤذن اول صلاة الامام وعليه عمل اهل الحرمين.

اور صفوں کی درستگی کا اہتمام حضور علیہ السلام سے اقامت کے بعد بھی ثابت ہے جیسا کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر تحریمہ کہتے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا تو حضور نے فرمایا خدا کے بندو! اپنی صفوں کو برابر کرو۔

(۸۹) جیسا کہ مشکوۃ شریف صفحہ ۹۷ میں ہے:

خرج يوما فقال حتى كاد ان يكبر فرأى رجلا باديا

صدره من الصف فقال عباد الله تسون صفوفكم . رواه مسلم

اور حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ یہ حضرات بھی ختم اقامت کے باوجود تکبیر تحریمہ نہیں کہتے بلکہ صفوں کی درستگی کی خبر ملتی تو نماز شروع فرماتے۔

(۹۰) جیسا کہ مؤطا امام محمد مطبوعہ دیوبند صفحہ ۸۸ میں ہے:

عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب کان یامر رجالا بتسویة الصفوف فاذا جاء وہ فاخبروہ بتسویتها کبر بعده وعن مالک بن ابی عامر ن الانصاری ان عثمان بن عفان لا یکبر حتی یاتیه رجال قد وکلهم بتسویة الصفوف فیخبرونه ان قد استوت فیکبرہ (محققانه فیصله)

(۹۱) سنن ابن ماجہ باب اقامۃ الصفوف حدیث ۱۰۴۲:

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صفیں سیدھی کرتے جو تیر سے اور تیر کی طرح نظر آتیں، آپ نے ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلے دیکھ کر فرمایا کہ تم اپنی صفیں سیدھی کرلو یا اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے بگاڑ دے گا۔

(۹۲) مؤطا امام مالک باب ماجاء فی ثوبۃ الصفوف حدیث نمبر ۴۴:

عن نافع ان عمربن الخطاب کان یامر بتسویة الصفوف فاذا جاء وہ فاخبروہ ان قد استت کبرہ.

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ

عنہ صفیں درست کرنے کا حکم دیتے جب لوگ آکر بتاتے کہ (صفیں) درست ہوگئیں تب آپ تکبیر تحریمہ کہتے۔

(۹۳) موطا امام مالک حدیث نمبر ۴۵:

ترجمہ: مالک بن ابو عامر اصبحی کا بیان ہے کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو نماز کی اقامت ہوئی اور میں ان سے اپنا وظیفہ مقرر کروانے کے لیے بات کرتا رہا جب کہ وہ اپنے جوتوں سے کنکریاں برابر کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ لوگ آگئے جنہیں آپ نے صفیں برابر کرنے پر مقرر فرمایا تھا پس انہوں نے آکر بتایا کہ صفیں سیدھی ہوگئیں، تو مجھ سے فرمایا کہ صف میں مل جاؤ پھر تکبیر تحریمہ کہی۔

(۹۴) ترمذی شریف باب ماجاء فی اقامۃ الصفوف حدیث نمبر ۲۱۶:

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ ہماری صفیں سیدھی فرمایا کرتے تھے، ایک دن آپ باہر تشریف لائے تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا سینہ آگے کو بڑھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا تمہیں لازما اپنی صفیں سیدھی رکھنی ہوں گی ورنہ ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو نہ بگاڑ دے، اس باب میں جابر بن سمرہ، براء، جابر بن عبد اللہ، انس، ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں نعمان بن بشیر کی حدیث حسن صحیح ہے۔

نبی کریم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تکمیل نماز سے صفوں کا سیدھا رکھنا بھی ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے

میں روایت ہے کہ آپ ایک شخص کو صفیں سیدھی کرنے کے لیے مقرر فرماتے اور اس وقت تک تکبیر نہ کہتے جب تک وہ اطلاع نہ دیدیتا کہ صفیں سیدھی ہو گئی ہیں، حضرت علی و حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بات کا خاص خیال رکھتے اور فرمایا کرتے "صفیں سیدھی رکھو" اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے "اے فلاں آگے ہو جا" "اے فلاں پیچھے ہو جا"۔

(۹۵) بخاری شریف پارہ نمبر ۳ کتاب الاذان باب تسویة الصفوف عند الاقامة وبعدها

ترجمہ: نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی صفیں درست کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے الٹ دے گا۔

(۹۶) بخاری شریف پارہ ۳ کتاب الاذان باب اقبال الامام علی الناس عند تسویة الصفوف.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں، ایک مرتبہ نماز کھڑی کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا منہ ہماری طرف کر کے فرمایا تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو اور جم کے کھڑے ہو میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(۹۷) بخاری شریف پارہ ۳ کتاب الاذان باب هل یخرج من المسجد لعلة.

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج وقد اقیمت الصلوة وعدلت الصفوف حتی اذا قام فی

مصلاة انتظرنا ان یکبر انصرف علیٰ مکانتکم فمکثنا علیٰ ھیئتنا حتی خرج الینا ینطف راسه ماء وقد اغتسل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مسجد) سے باہر چلے گئے حالانکہ اقامت کہی جاچکی تھی اور صفیں درست کرلی گئی تھیں، جب آپ (واپس) مصلی پر کھڑے ہوئے ہم انتظار میں تھے کہ آپ تکبیر کہیں گے تو آپ (دوبارہ) چلے گئے اور فرمایا، ٹھہرے رہو، ہم کھڑے رہے آپ واپس آئے تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، آپ نے غسل کیا تھا۔

(۹۸) بخاری شریف جلد اول پارہ ۳ کتاب الاذان باب اذ قال الامام مکانکم حتی یرجع انتظروا۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، نماز کے لیے اقامت کہی جاچکی تھی اور صفیں درست کرلی گئی تھیں، رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور آگے بڑھے (تاکہ نماز پڑھائیں) آپ حالت جنابت میں تھے (لیکن یاد نہ رہا) فرمایا تم یہیں ٹھہرو اور چلے گئے، غسل کیا، پھر برآمد ہوئے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(۹۹) بخاری شریف جلد اول پارہ ۳ کتاب الاذان:

باب الامام تعرض له الحاجة بعد الاقامة عن انس قال اقیمت الصلوۃ والنبی ﷺ یناجی رجلا فی جانب المسجد فما قام الی الصلوۃ حتی نام القوم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، نماز کی اقامت ہو چکی رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں کسی سے سرگوشی کر رہے تھے، جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ (دیر کے باعث) اونگھ رہے تھے۔

(۱۰۰) بخاری شریف جلد اول پارہ ۳ کتاب الاذان باب الکلام اذا اقیمت الصلوۃ :

حدثنا حمید قال سألت ثابت ن البنانی عن الرجل یتکلم بعد ما تقام الصلوۃ فحدثنی عن انس بن مالک قال اقیمت الصلوۃ فعرض للنبی ﷺ رجل فحبسه بعد ما اقیمت الصلوۃ.

حمید روایت کرتے ہیں، میں نے ثابت بنانی سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اقامت ہو جانے کے بعد بات چیت کرے، انہوں نے مجھ سے انس بن مالک کی حدیث بیان کی، انہوں نے کہا (ایک دفعہ) اقامت ہو چکی تھی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آ گیا اس نے اقامت ہو جانے کے باوجود روک لیا (اور باتیں کرتا رہا)۔

مآخذ

نمبر	تصنیف	مصنف	سنہ وفات ھ
۱	فتاویٰ عالمگیری	مرتب کنایندہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر	سنہ ۱۱۱۹ھ
۲	درمختار	علاء الدین الحصکفی	سنہ ۱۰۸۸ھ
۳	شامی	محمد امین بن عابد بن الشامی	سنہ ۱۲۵۲ھ
۴	بہار شریعت	صدر الشریعہ محمد امجد علی	سنہ ۱۳۶۷ھ
۵	اشعۃ اللمعات	عبد الحق محدث دہلوی	سنہ ۱۰۵۲ھ
۶	طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح	سید احمد الطحطاوی	سنہ ۱۳۰۲ھ
۷	عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ	عبد الحی فرنگی محلی	سنہ ۱۳۰۴ھ
۸	فتاویٰ بزازیہ	محمد بن محمد بن شہاب بن بزاز	سنہ ۸۲۷ھ
۹	وقایہ	محمود بن صدر الشریعہ	سنہ ۶۷۳ھ
۱۰	جامع الرموز	شمس الدین محمد الخراسانی	سنہ ۹۶۲ھ
۱۱	عینی شرح بخاری	بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	سنہ ۸۵۵ھ
۱۲	قسطلانی شرح بخاری	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	سنہ ۹۲۳ھ
۱۳	نووی شرح مسلم	شیخ ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی	سنہ ۶۷۶ھ

نمبر	تصنیف	مصنف	سنہ وفات ہ
۱۴	مبسوط	عبدالعزیز بن احمد الحلوانی	۴۵۶ھ
۱۵	نووی شرح مسلم	شیخ ابوزکریا یحیٰی بن شرف النووی	۶۷۶ھ
۱۶	عینی شرح بخاری	بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ
۱۷	عینی شرح بخاری	بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ
۱۸	فتح الباری شرح بخاری	شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی	۸۵۲ھ
۱۹	عینی شرح بخاری	بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ
۲۰	عینی شرح بخاری	بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵
۲۱	بدائع الصنائع	علاء الدین ابی بکر بن مسعود الکاسانی	۵۸۷ھ
۲۲	ردالمختار	محمد امین بن عابدین الشامی	۱۲۵۲ھ
۲۳	جامع الرموز	شمس الدین محمد الخراسانی	۹۶۲ھ
۲۴	فتح الباری شرح بخاری	شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی	۸۵۲ھ
۲۵	عینی شرح بخاری	بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ
۲۶	عینی شرح بخاری	بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ
۲۷	عینی شرح بخاری	بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ
۲۸	فتح الباری	شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی	۸۵۲ھ

نمبر	تصنیف	مصنف	سنہ وفات ھ
۲۹	نووی شرح مسلم	شیخ ابوزکریا یحیٰ بن شرف النووی	۶۷۶ھ
۳۰	قسطلانی شرح بخاری	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	۹۲۳ھ
۳۱	عون المعبود شرح ابوداؤد	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	
۳۲	بدائع الصنائع	علاء الدین ابی بکر بن مسعود الکاسانی	۵۸۷ھ
۳۳	مراقی الفلاح	حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی	۱۰۶۹ھ
۳۴	مجمع الانہر	الشیخ عبداللہ بن محمد بن سلیمان	۱۰۷۸ھ
۳۵	ہندیہ	مرتب کنایندہ حضرت اورنگ زیب عالمگیری	۱۱۱۹ھ
۳۶	مرقات المفاتیح	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴ھ
۳۷	مبسوط امام سرخسی	شمس الائمہ محمد بن احمد السرخسی	۴۸۳ھ
۳۸	مؤطا امام محمد	محرر مذہب حنفی امام محمد بن حسن شیبانی	۱۸۹ھ
۳۹	عینی شرح بخاری	بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ
۴۰	تنویر الابصار	شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد التمرتاشی	۱۰۰۴ھ
۴۱	ردالمحتار	محمد امین بن عابدین الشامی	۱۲۵۲ھ
۴۲	کنز الدقائق	عبداللہ بن احمد بن محمود	۷۱۰ھ
۴۳	نور الایضاح	حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی	۱۰۶۹ھ

نمبر	تصنیف	مصنف	سنہ وفات ھ
۲۹	نووی شرح مسلم	شیخ ابوزکریا یحیٰی بن شرف النووی	سنہ ۶۷۶ھ
۳۰	قسطلانی شرح بخاری	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	سنہ ۹۲۳ھ
۳۱	عون المعبود شرح ابوداؤد	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	
۳۲	بدائع الصنائع	علاء الدین ابی بکر بن مسعود الکاسانی	سنہ ۵۸۷ھ
۳۳	مراقی الفلاح	حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی	سنہ ۱۰۶۹ھ
۳۴	مجمع الانہر	الشیخ عبداللہ بن محمد بن سلیمان	سنہ ۱۰۷۸ھ
۳۵	ہندیہ	مرتب کنایندہ حضرت اورنگ زیب عالمگیری	سنہ ۱۱۱۹ھ
۳۶	مرقات المفاتیح	علی بن سلطان ملا علی قاری	سنہ ۱۰۱۴ھ
۳۷	مبسوط امام سرخسی	شمس الائمہ محمد بن احمد السرخسی	سنہ ۴۸۳ھ
۳۸	مؤطا امام محمد	محرر مذہب حنفی امام محمد بن حسن شیبانی	سنہ ۱۸۹ھ
۳۹	عینی شرح بخاری	بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	سنہ ۸۵۵ھ
۴۰	تنویر الابصار	شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد التمر تاشی	سنہ ۱۰۰۴ھ
۴۱	ردالمحتار	محمد امین بن عابدین الشامی	سنہ ۱۲۵۲ھ
۴۲	کنزالدقائق	عبداللہ بن احمد بن محمود	سنہ ۷۱۰ھ
۴۳	نورالایضاح	حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی	سنہ ۱۰۶۹ھ

نمبر	تصنیف	مصنف	سنہ وفات ھ
۴۴	بدائع الصنائع	علاء الدین ابی بکر بن مسعود الکاسانی	۵۸۷ھ
۴۵	غرر	قاضی محمد بن فراموز ملا خسرو	۸۸۵ھ
۴۶	درر	قاضی محمد بن فراموز ملا خسرو	۸۸۵ھ
۴۷	فیض القدیر	عبد الروف المناوی	۱۰۳۱ھ
۴۸	وقایہ	محمود بن صدر الشریعہ	۶۷۳ھ
۴۹	نقایہ	عبد اللہ بن مسعود	۷۴۵ھ
۵۰	درمختار	شیخ علاء الدین محمد بن علی حصکفی	۱۰۸۸ھ
۵۱	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی	۱۳۴۰ھ
۵۲	شرح وقایہ	صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود	۷۴۷ھ
۵۳	تنویر الابصار	شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ بن احمد التمر تاشی	۱۰۰۴ھ
۵۴	ملتقی الابحر	امام ابراہیم بن محمد الحلبی	۹۵۶ھ
۵۵	حاشیہ نور الایضاح	مولوی اعزاز علی دیوبندی	
۵۶	تلویح الوقایہ	مولوی انوار الحق قاسمی فاضل دیوبند	
۵۷	فتاویٰ عالمگیری اردو جدید	کفیل الرحمٰن فاضل دیوبند	
۵۸	مالابدمنہ	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	

نمبر	تصنیف	مصنف	سنہ وفات ھ
۵۹	شرح مالا بدمنہ	مفتی سعد اللہ	
۶۰	مفتاح الجنۃ	مولوی کرامت علی دیوبندی	
۶۱	فتاویٰ دار العلوم دیوبند		
۶۲	عینی شرح بخاری	علامہ بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ
۶۳	فتح الباری شرح بخاری	شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی	۸۵۲ھ
۶۴	مشکوۃ شریف	شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی	۷۴۲ھ
۶۵	بخاری شریف	ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری	۲۵۶ھ
۶۶	بخاری شریف	ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری	۲۵۶ھ
۶۷	مسلم شریف	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری	۲۶۱ھ
۶۸	در مختار	شیخ علاء الدین محمد بن علی حصکفی	۱۰۸۸ھ
۶۹	فتاویٰ عالمگیری	مرتب کنایندہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر	۱۱۱۹ھ
۷۰	بدائع الصنائع	علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی	۵۸۷ھ
۷۱	تبیین الحقائق	فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی	۷۴۳ھ
۷۲	در مختار	شیخ علاء الدین محمد بن علی حصکفی	۱۰۸۸ھ
۷۳	رد المحتار	سید محمد بن عابدین الشامی	۱۲۵۲ھ

نمبر	تصنیف	مصنف	سنہ وفات ھ
۷۴	فتاویٰ ہندیہ	مرتب کنایندہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر	۱۱۱۹ھ
۷۵	بدائع الصنائع	علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی	۵۸۷ھ
۷۶	تبیین الحقائق	فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی	۷۴۳ھ
۷۷	فتح اللہ المعین	سید ابی السعود الحنفی	
۷۸	بحر الرائق	شیخ زین الدین بن ابراہیم المشہر بابن نجیم	۹۷۰ھ
۷۹	طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح	سید احمد الطحطاوی	۱۳۰۲ھ
۸۰	درمختار	شیخ علاء الدین محمد بن علی حصکفی	۱۰۸۸ھ
۸۱	فتاویٰ عالمگیری	مرتب کنایندہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر	۱۱۱۹ھ
۸۲	فتح المعین حاشیہ کنز ملا مسکین	سید ابی السعود الحنفی	
۸۳	جامع الرموز	شمس الدین محمد الخراسانی	۹۶۲ھ
۸۴	بحر الرائق شرح کنز الدقائق	شیخ زین الدین بن ابراہیم المشہر بابن نجیم	۹۷۰ھ
۸۵	ملتقی الابحر	امام ابراہیم بن محمد الحلبی	۹۵۶ھ
۸۶	مجمع الانہر	شیخ عبد اللہ بن محمد بن سلیمان	۱۰۷۸ھ
۸۷	فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبد الواحد المشہر بابن الہمام	۸۶۱ھ
۸۸	شرح نقایہ	مولانا عبد العلی برجندی	۹۳۲ھ

نمبر	تصنیف	مصنف	سنہ وفات ھ
۸۹	مشکوۃ شریف	شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی	۷۴۲ھ
۹۰	مؤطا امام محمد	محرر مذہب حنفی امام محمد بن حسن شیبانی	۱۸۹ھ
۹۱	سنن ابن ماجہ	ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی	۲۷۳ھ
۹۲	موطا امام مالک	ابوعبداللہ مالک بن انس اصبحی	۱۷۹ھ
۹۳	موطا امام مالک	ابوعبداللہ مالک بن انس اصبحی	۱۷۹ھ
۹۴	ترمذی شریف	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹ھ
۹۵	بخاری شریف	ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری	۲۵۶ھ
۹۶	بخاری شریف	ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری	۲۵۶ھ
۹۷	بخاری شریف	ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری	۲۵۶ھ
۹۸	بخاری شریف	ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری	۲۵۶ھ
۹۹	بخاری شریف	ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری	۲۵۶ھ
۱۰۰	بخاری شریف	ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری	۲۵۶ھ

☆☆☆

بدرِ ملّت اکیڈمی کے مقاصد

★ مجدّدِ اعظم امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت، انکے علمی فکری کارناموں سے مسلمانانِ اہلسنّت کو روشناس کرانا!

★ فرقِ باطلہ کے باطل عقائد ونظریات سے عوام اہلسنّت کو واقف کرانا اور انکے دامِ تزویر سے انہیں بچانا!

★ معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کے سدِّباب کی کامیاب کوشش!

★ ردّ بدمذہباں، احقاقِ حق، ابطالِ باطل

★ طلبۂ مدارسِ اسلامیہ میں تحریر وقلم کا ذوق پیدا کرنا!

★ مسلک اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کیے جانے والے حملوں کا مقابلہ کرنا!

★ بدمذہبوں کے بیجا اعتراضات علمی محاسبہ اور تحقیقی جواب!

بدرِ ملّت اکیڈمی کی مطبوعات کیلئے رابطہ کریں

BADR-E-MILLAT ACADMY

NARAYAN NAGAR GHAT KOPAR MUMBAI-86

MOB: 9869310093

عُبَیْدِ غَوْث وخواجہ، رضا وکل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند
موبائل نمبر: ← 7860520899

أنوارِ نماز = حصہ اول

أنوارِ نماز

حصہ اوّل

مفتی محمد ابو الحسن قادری مصباحی
صدر شعبۂ افتاء دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ



زیرِ اہتمام
احسن العلماء پبلیکیشنز
دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

عُبَیدِ غوثؔ وخواجہ، رضاؔ وکل اولیاء
مُحمّد جمال الدّین خانْ قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند
موبائل نمبر :← 7860520899

ناشر
المجمع المسعودی بہرائچ شریف یوپی

دیہات میں جمعہ اور ظہر باجماعت

تصنیف

مفتی محمد ابو الحسن قادری مصباحی

صدر شعبۂ افتاء دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

ناشر

احسن العلماء پبلیکیشنز
دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ